نمبر ۱۰ و ۱۱ — جلد ۶

اشاعۃ السنۃ

معہ ضمیمہ
بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ و محرم ۱۳۰۱ھ مطابق اکتوبر و نومبر ۱۸۸۳ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابوں و رئیسوں سے سالانہ ۱۵ گورنمنٹ اور عام اغنیاء سے ۱۰ متوسط اہل وسعت سے ۵ کم وسعت لوگوں سے ۲ روپے بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کریں دعاء خیر — خط کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونی چاہیے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری — مہتمم اشاعۃ السنہ — لودہیانہ

ضروری گذارشین

۱— ان دو نمبرون مین اس نوٹس کی تعمیل ہے جو ضمیمہ نمبر ۹ مین دیا گیا تہا۔ یہہ دونو حرف بحرف ملاحظہ گورنمنٹ کے لایق ہین مگر ہم گورنمنٹ کے قیمتی وقت کے لحاظ سے ملتمس ہین کہ صفحات ذیل ضرور ملاحظہ ہون صفحہ ۲۸۷ سے ۲۹۴-۳۰۱-۳۱۱-۳۲۰-۳۳۰-۳۳۲-۳۳۹-

۲— انمین اکثر ایڈیٹران اخبارات ہندوستان کو صواب کی ہدایت کیگئی ہے جو اسکو قبول نکرکے اسکی مخالفت اختیار کرین وہ اپنا علم و ہنر دکہائین تہذیب و انصاف کو کام مین لادین۔ اڈیٹر اخبار شیر قیصر کیطرح صرف دشنام و مطاعن سے ہمارے ساکت کرنیکی حرص نکرین اور یقیناً جان لین کہ ہم اپنی وقت کو رسالہ کو آبرو کو (بمقدار ذرہ ہی کیون نہ ہو) قوم کے لئے وقف کر چکے ہین لہذا ہم گالیون کے خوف سے قوم کی نصرت نہ چہوڑینگی اور راستہ مین جو مصائب ہمپر آوینگے سب سر پر لینگی۔ ان دشناموں سے وہی لوگ اس بیت کی مصداق بنین گے۔ چو حجت نماند جفا جوی را - بپرخاش برہم کشد روی را

۳— ان رسایل کے مضامین سے کسی مسلمان کی ضرر رسانی مد نظر نہین ہے اور نہ کوئی ایسی بات اسمین درج ہے جس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچے جو کچہہ اسمین لکہا ہے اس سے اپنی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے۔

۴— ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہے اس سے بھی اپنے ہی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے [illegible] اسکو مسلمانونکی ضرر رسانی سمجہے یا مخبری قرار دے وہ پہلے اکہ[illegible] نمبر ۴۶ جلد ۱۸ اور شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ اور رسالہ انتظام المساجد [illegible] جامع الشواہد ضرور ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکہے کہ پہلے کس [illegible] باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہے اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہے پہر جو کہنا ہو سو کہے۔

۵— جو ہمارے اس طریق مدافعت کو سابق روش مصالحت کی مخالف قرار دین وہ یہہ جان لین کہ ہمنے یہ طریق ان ہی لوگونسے اختیار کیا ہے جو مسلمانون مین اتفاق و مصالحت ہونے نہین دیتے ان سے یہہ سلوک مخالفت عین تائید مصالحت و موافقت ہے اور جو ہمکو ان مباحث سے شخصی بحث کرنیکا الزام دین وہ یہہ جان لین کہ یہہ کسی ایک شخص سے بحث نہین ہے یہ ایک قومی بحث ہے۔

۶— یہہ دو نمبر حسب درخواست شائقین معمولی تعداد سے ساڑہے چار سو پرچہ زاید چہپے ہین جو فی نمبر ۸ روپیہ مگر (حسب حیثیت خریدار) بیچے جاوینگے خریدار ۲۵ پرچہ کو چہارم حصہ قیمت معاف ہے زیادہ کے خریدار کو سوم حصہ معاف ہے

چشمۂ نور پریس واقع امرتسر [illegible] چھپکر شایع ہوا

اور جو لوگ ہمارے بیان کو **خودغرضی** یا **خوشامد** یا **بناوٹ** گمان کرین وہ ذرا غور و تامل سے کام لیکر یہہ سوچین کہ جو باتین ہم کہتے ہین وہ کیسی ہین۔ واقعی یا محض بناوٹی۔ اگر وہ کسیکو بناوٹی معلوم ہون تو وہ اُن کے دلایل کو جو ہم بیان کرینگے غور سے پڑہین اور اسپر انصاف سے داد دین اپنے اوصاف کمال عقل و انصاف کا لحاظ رکہین۔ ہماری طرف کچہہ خیال نہ کرین۔ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَا قِیْلَ لَا اِلٰی مَنْ قَالَ فان المحققین یعرفون الرجال بِالْحَقِّ لا الحق بالرجال۔

(۲) **مسئلہ جہاد** (جو اسلام مین مسلّم ہے) کے معنی **اہلحدیث** عموماً اور مولانا سید **محمد نذیر حسین** صاحب مُحدّث خصوصاً ایسے سمجہے ہوئے ہین جن سے اکثر متدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہین ہے۔ اِس معنی کی **تشریح** کچہہ تو **اشاعۃ السنۃ** کے مقامات مفصلہ† حاشیہ مین ہو چکی ہے اور کچہہ **نواب صاحب** بہوپال کے متعدد تالیفات (حطہ۔ اتحاف۔ ہدایۃ السائل۔ موائد العوائد۔ روضہ خصیب تاریخ جدید بہوپال۔ ترجمان وہابیہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے۔ اور **پوری تشریح** ہمارے رسالہ **اقتصاد فی مسائل الجہاد** مین ہے (جسکی اشاعت اب بہت جلد ہونیوالی ہے)

اس تشریح کا مجمل ماحصل یہہ ہے کہ مسلمان رعایا کو اپنے گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اُس کے امن و عہد مین وہ آزادی کے ساتہہ شعار مذہبی ادا کرتی ہو) لڑنا یا اُس سے لڑنے والون کی جان و مال سے اعانت کرنا جایز نہین ہے وبناءً علیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے۔

† وہ مقامات یہہ ہین جلد دوم کا ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۵۳ – نمبر ۳ صفحہ ۲۴۹ – نمبر ۹ صفحہ ۲۷۳ وغیرہ – اور جلد سوم کا نمبر ۲ صفحہ ۲۳۸ – نمبر ۱ صفحہ ۳۰۳ اور جلد چہارم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۱ و ۱۱۶ – نمبر ۵ صفحہ ۱۲۸ – نمبر ۸ صفحہ ۲۳۷ – نمبر ۱۰ صفحہ ۳۱۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۱ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۷ اور جلد پنجم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۳۲ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۴۹ وغیرہ اور جلد ششم کا نمبر ۱ صفحہ ۱۰ – نمبر ۶ صفحہ ۱۷۷ – نمبر ۷ صفحہ ۲۱۸ وغیرہ –

اور یہہ وہ جہاد نہین ہے جسکا دین اسلام مین حکم آچکا ہے -

جن لوگون کو اس مسئلہ مین اہلحدیث سے خلاف ہی اُنکی نسبت ہم یہہ تجویز کہ اُن کے مذہب نے اُنکو اِس کے خلاف کی ہدایت کی ہے" نہین کر سکتے اور کسی اسلامی مذہب یا اس کے تمام لوگون کو ناحق متہم کرنا نہین چاہتے اور بعض اشخاص کا گناہ ہم سب کے ذمہ نہین لگاتے اُنکی نسبت ہم صرف یہہ کہین گے (چنانچہ پہلے بھی نمبر ا جلد ۵ مین کہہ چکے ہین) کہ وہ اِس خلاف مین اپنے اصل مذہب کے پیرو نہین ہین اپنے ذاتی غلط خیال یا جہالت یا نفسانیت کے دہوکہ مین آئے ہوئے ہین - اصل مذہب اسلام اور اسکے فروعی مذاہب اس ہدایت خلاف سے بری ہین -

(۳) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے **بغاوت ۱۸۵۷ء** کو شرعی جہاد نہین سمجھا - بلکہ اسکو **بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد** خیال کرکے اسمین شمولیت اور اُسکی معاونت کو معصیت قرار دیا - اور اُس کے برعکس اس غدر مین گورنمنٹ کی خیر خواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی مین ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اُسکے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کمپ مین پہونچائی جس پر گورنمنٹ کیطرف سے بہی قدردانی و توجہ ہوئی اسکی پوری تفصیل سرکاری کاغذات مین موجود اور کسیقدر نمبر ا جلد ۵ اشاعۃ السنہ مین بہی ہو چکی ہے -

(۴) **مولوی رحمت اللہ** کرانوی مقیم مکہ اُن ہی لوگون مین سے ہے جو جہاد کے صحیح معنے سمجھنے مین اہلحدیث کے مخالف ہین اُس نے مسئلہ جہاد کی اُس مخالفانہ اور غلط معنی کے دہوکہ مین آکر بغاوت ۱۸۵۷ء مین بشمول اور مولویان[†] و اکابر گروہ حنفیہ (مولوی فضل حق خیر آبادی مولوی سرافراز علی گورکہپوری - حاجی امداد اللہ ([‡]پیر پیران و مولویان **دیوبند - گنگوہ**

† ان مولویون کا ذکر مولوی رحمت اللہ کے ساتہہ ایک غرض سے ہوا ہی جسکا اظہار امرتشم مین ہوگا ان پچہلے قصون کی یاد دہانی بے غرض چہیڑ نہین ہے -

‡ دیکہو اخبار شہنہ میرٹھ ۶ ستمبر ۱۸ ... مین اشتہار مولوی محمد یعقوب مدرس مدرسہ دیوبند -

سہارنپور وغیرہ) مولوی **عبدالقادر** لودہیانوی - اور اُن کے فرزندان مولوی **عبدالعزیز - مولوی محمد** ومولوی **سیف الرحمن**† وغیرہ نہ صرف شامل بلکہ اِس مفسدہ کے بانی مبانی تہے اور کمان افسر کہلاتے - جب مفسدون کو شکست ہوئی اور فتح گورنمنٹ کے حصہ مین آئی تب مولوی رحمت اللہ نے مکہ مکرمہ کی راہ لی - مکہ مکرمہ مین اُسکی اقامت†† اختیار کرنے کی یہی وجہ ہے - اِس مفسدہ مین اُن لوگون کی شراکت کا ثبوت سرکاری کاغذات مین موجود ہے - اور اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۵ مین بہی کچہہ اِسکا ذکر ہوچکا ہے -

(۵) مولوی رحمت اللہ مذکور کو اگرچہ عیسائیون کی رد وجواب مین باعانت ڈاکٹر وزیرخان بڑا دخل رہا ہے مگر اسلامی علوم خصوصًا قرآن وحدیث مین اُسکو چندان مہارت نہین ہے اور اسیوجہ سے وہ بلاواسطہ تقلیدِ سابقین قرآن وحدیث پڑہنے پڑہانے اور اسپر عمل کرنیکو جائز نہین سمجہتا اور جو لوگ بلاواسطہ پہلے علماء کے قرآن وحدیث کو پڑہتے ہین یا اُسپر عمل کرین اُنکو وہ مکہ مکرمہ مین چین نہین لینے دیتے - **ایک** بزرگ (شیخ محمد نامی) حرم محترم مین حدیث پڑہایا کرتے تہے اُس نے اُنکو حکمًا اِس سے ہٹا دیا - پہر وہ ایک مدت تک

---

† یہہ سیف الرحمن ابتک غایب ہے - اپنی بہائیون عبدالعزیز وغیرہ کے ساتہہ گورنمنٹ کے اشتہار جان بخشی جاری ہونے پر لودہانہ مین نہین آیا - اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۶ مین جو ہم نے **خلیل الرحمن** مقیم بمبی کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تہا کہ شاید یہ وہی سیف الرحمن ہوگا اِسپر لودہانہ کے بعض لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ یہہ وہ سیف الرحمن **نہین ہے** ہمنے اسکے جواب مین ان سے وعدہ کرلیا ہے کہ اگر اسکے وارثان واحباب بشہادت ثقات ہمکو ثابت کردین کہ یہہ خلیل الرحمن اور ہے تو ہم اِس امر کو اپنے رسالہ مین درج کردینگے مگر ابتک ہمارے پاس انکی طرف سے کچہہ ثبوت پیش نہین ہوا جب وہ ثبوت پیش کرینگے ہم فورًا اسکو درج رسالہ کردینگے ہماری نظر سیف الرحمن یہی خلیل الرحمن ہے (اگر وہ اور ہے) ہمکو

†† حاجی **امداد اللہ** نے بہی تبہی سے ہندوستان سے ہجرت اور مکہ مکرمہ مین اقامت اختیار کی ہے جب دیکہا کہ ہندوستان مین اب زندگی محال ہے اور بادشاہ کی دار وگیر سے اب جان بچانا کمال ہے تب یہی چارہ دیکہا اسی ان حضرات نے بہی

نہ سو نہہ نداشت تاب وصال پری رخان ✤ کنجے گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت -

ایک حلوائی (عبداللہ نامی) کی دوکان کی ایک کوٹھری مین چھپکر حدیث پڑہاتے رہے اُسکو بہی اُس نے (جب مطلع ہوا) بند کرادیا۔ **ایک دفعہ** ایک کتاب حدیث عربی **سفر السعادت** (تصنیف علامہ مجدالدین صاحب قاموس) مکہ مین آئی اور شائقین حدیث نے اسکی ترویج واشاعت تو اُسکو بہی اُسنے جاری نہ ہونے دیا۔ خاکسار نے مکہ مکرمہ مین چار مہینہ رہکر اکثر ان حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہی صرف سُنی سنائی باتون کو بیان نہین کردیا۔

(۶) مولوی **رحمت اللہ** اور وہ مولوی جو غدر ۵۷ء مین اسکے شریک تھے اور ان کے اتباع وذریات جواب ہندوستان پنجاب مین موجود ہین۔ **اہلحدیث** کے عموماً (عمل بالحدیث وترک تقلید کے سبب) اور مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب کے خصوصاً (انکے سرگروہ اہلحدیث ہونے اور غدر ۵۷ء مین شریک نہ ہونے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی کرنے کے سبب) دلی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور جہان تک انکابس چلے وہ انکی تکلیف دہی وایذارسانی (ہاتھہ سے تلوار سے زبان سے بیان سے) اپنا مذہبی فرض جانتے ہین۔

مولوی **رحمت اللہ** کا عموماً اہلحدیث کو تکلیف دینا امر پنجم مین بیان ہوچکا ہی اور خصوصاً مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب کی تکلیف دہی کے فکر مین رہنا ایک مدّت سے مشہور ہے۔ تہوڑا عرصہ ہوا کہ مکہ مین بعض لوگ بارادہ حج پہنچے تو اُسکی زبان سے یہہ بات سُن آئے ہین کہ اگر مولوی سید محمد نذیر حسین ایک دفعہ یہان مکہ مین آجاوے تو پہر جان سلامت نہ لیجاوے۔ یہہ بات مجہی ایسے شخص سے پہنچی ہے جسکو مین ولی مادرزاد کہہ سکتا ہون اور مین خود بہی جبکہ مکہ مین مقیم تہا مولوی رحمت اللہ کی زبان سے مولانا ممدوح کے حقمین مغلظ دشنام سُن چکا ہون اُسیدن سے مینے مکہ سے کوچ کرنیکا قصد کیا ورنہ مین حج کے بعد سال بہر کا ارادہ قیام رکہتا تہا جس سے صرف چار پانچ مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔

یہی حال اور مولویون کا ہی جو مولوی رحمت اللہ کے ۵۷ء مین شریک حال یا اُس کے شریکون کے مرید وہمخیال ہین۔ ازانجملہ لودہیانہ والے مولویون نے تو اہلحدیث کی نسبت

واجب القتل ہونیکا صاف فتوی دیا ہے - چنانچہ رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** لکھدیا ہے کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ انکو قتل کرین اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کرے تو انکی توبہ قبول نہ کرین" -

اس رسالہ کا مولف مولوی **محمد** پسر مولوی **عبد القادر** لودہیانوی ہے (جنکا ذکر صفحہ ۲۸ مین گذرا) ہمنے اس رسالہ کا ذکر اس سے پہلے دو دفعہ کیا (اولاً ۱۸۹۳ء مین بضمن ضمیمہ نمبر ۱ جلد ۳ ثانیاً ۱۸۹۴ء مین بضمن رسالہ نمبر ۵ جلد ۶) مگر اسکے مؤلف کا نام اس خیال سے نہ لیا کہ شاید یہہ لوگ بحکم **العاقل تکفیه الاشارة** ہماری اجمالی اشتہارون کو سمجھہ جائین اور اپنے تشدد سے باز آئین مگر جب ان اجمالی اشتہارون نے ان پر اثر نکیا اور انکا تشدد روز بروز بڑہتا نظر آیا تو ناچار ہمکو انکا نام لینا پڑا تاکہ کوئی ملک یا قوم کا خیرخواہ (گورنمنٹ یا خود رعایا) انکو اتنا تو پوچھے کہ تمہارا اپنے مخالفین مذہب پر حکم قتل (اگر یہہ عام لوگون مین مانا گیا) کیا اثر پیدا کریگا؟ اور کیا اس سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نمونہ جلوہ گر نہ ہوگا -

اُن کا یہہ حکم قتل مخالفین مذہب اُسی **غلط فہمی** معنے **جہاد** پر مبنی ہے - اور انکا یہہ غلط خیال نہ صرف انکے دل کو قتل وجہاد مخالفین پر برانگیختہ کرتا ہے بلکہ اُن کی قلم وزبان کو بھی اس قتل وجہاد کی ترغیب مین جاری رکھتا ہے - رسالہ **انتظام المساجد** مین تو انکا تحریری حکم قتل ناظرین نے دیکھہ لیا ہے **ایک** اور رسالہ (انتصار الاسلام) مین جو ان سب بھائیون (محمد عبد العزیز وعبد اللہ) نے ملکر تالیف کیا اس قتل وجہاد جا بجا نہ صرف ذکر بلکہ اسپر فخر موجود ہے (دیکھو دیباچہ اس رسالہ کا صفحہ ۳ اور رسالہ کا صفحہ ۳ - ۱۹ - ۲۰ وغیرہ) اور **طرفہ** لایق افسوس یہہ کہ یہہ لوگ بحکم بدنام کنندہ نکو نامی چند * **سلطان روم** (سلمہ اللہ ملکہ وسلطنتہ) کو بھی اپنا ہمخیال بناکر **بدنام کرنا** چاہتے ہین اور اس رسالہ مین یہہ جتاتے ہین کہ جس جہاد کے ہم مدعی ہین جناب سلطان روم بھی جہاد کیا کرتے ہین اور جو انکی ملکی لڑائیان اقوام غیر سے قایم ہیتی ہین وہ بھی جہاد ہے جسکو ہم مذہبی جہاد سمجھتے ہین ہم حیرت وتعجب مین ہین کہ یہہ سائل جنمین قتل وجہاد مخالفین مذہب کی کھلم کھلی ترغیب پائی جاتی ہے گورنمنٹ میں پیش نہین ہوتے؟ یا پیش ہو کر کسی مصلحت سے انسے

[illegible]